سوال

(86) درود اور سلام میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آیت مبارکہ :

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥٦ ... سورة الاحزاب

''بے شک میں (اللہ) اور میرے فرشتے درود اور سلام نبی پر بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والوں تم درود اور سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجو۔''

بعض لوگ درود کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ لوگ درود تو پڑھتے ہیں مگر سلام نہیں پڑھتے جب کہ قرآن مجید میں درود اور سلام الگ الگ ذکر ہے۔ درود جو بھی ہے درود کو وہ مانتے ہیں۔ مگر سلام کے متعلق وضاحت فرمائیں کہ سلام پڑھا جائے تو کونسا سلام پڑھا جائے اور کیسے اور کب پڑھا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس طرح ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے قائل ہیں اسی طرح سلام کے بھی قائل ہیں۔ ہر نماز کے تشہد میں درود سے پہلے ہر مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر سلام بھی پڑھتا ہے اسی طرح اہل الحدیث کا جملہ کتب احادیث میں یہ طریقہ کار ہے کہ ہر حدیث کے شروع میں بالخصوص جہاں ''قال قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)'' تحریر ہوتا ہے وہاں ''صلوٰۃ'' کے ساتھ ''سلام'' ضرور لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) بلکہ کئی ایک ائمہ ''صلوٰۃ وسلام'' کے ساتھ ''وآلہ'' کے اضافہ کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ پھر اہل حدیث کے سرخیل امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے مستقل اس موضوع پر کتاب تصنیف کی ہے اس میں بہ دلائل ثابت کیا ہے کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ''صلوٰۃ'' پڑھا جاتا ہے۔ وہاں ساتھ ''سلام'' کا بھی اہتمام ہونا چاہیے۔ کتاب کا مکمل نام یوں ہے: ''جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام'' اور امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''القول البدیع'' کا موضوع سخن بھی یہی ہے ان ائمہ کرام نے بڑے واضح دلائل سے احادیث نبویہ کی روشنی میں اس امر کو ثابت کیا ہے کہ کن کن مواقع پر ''صلوٰۃ وسلام'' کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

لہٰذا اہل حدیث پر بریلوی حضرات کی یہ الزام تراشی کہ یہ صرف ''صلوٰۃ'' کے قائل ہیں۔ ''سلام'' کے نہیں محض بہتان ہے۔ بلکہ حنفیہ کے نزدیک تو نماز میں نہ تشہد ضروری ہے اور نہ درود وسلام (وقال اصحابنا ہی (یعنی درود) فرض فی العمر اما فی الصلاۃ اوفی خارجہا انتہی ... ہمارے اصحاب یعنی علماء حنفیہ کہتے ہیں: تمام عمر میں ایک مرتبہ درود پڑھنا فرض ہے چاہیے وہ نماز میں پڑھ لے یا نماز سے باہر رد المختار علی ادر المختار المعروف فتاوي شامي (١/٣٨...٣٨٣) ط مکتبة رشیدیہ کوئٹہ) صرف تشہد میں بیٹھنا ہی کافی ہے۔ جبکہ صحیح

احادیث سے ان کا التزام ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ''سلام'' میں ''السلام علی رسول اللہ'' یا ''السلام علی النبی'' یا ''صلی اللہ علیہ وسلم'' بلا صیغہ خطاب اطلاق کا جواز ہے۔

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین تشہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بصیغہ خطاب ''السلام علیک ایھا النبی'' پڑھا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں اسے ترک کرکے ''السلام علی النبی'' اختیار کرلیا تھا۔(صحیح البخاری کتاب الاستذان باب الخذ بالیدین (6265))(صفۃ صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص :139)

ہاں البتہ بطور حکایت صیغہ خطاب یا نداء کا علی الاطلاق جواز ہے جس طرح کہ کتاب وسنت میں اس کی متعدد امثلہ موجود ہیں۔ اسی بناء پر جمہور اہل علم ''التحیات'' کے ''سلام'' میں صیغہ ء خطاب ونداء کے قائل ہیں۔ یاد رہے بعض مقامات پر محض بطور حکم بھی اس کا استعمال ہے جس طرح قرآن میں ہے :

قُل يـٰأَيُّهَا الكـٰفِرونَ ١ ... سورة الكافرون

یا اہل قبور کو حرف خطاب اور نداء سے پکارا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ لیکن صیغہ ء خطاب یا نداء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کے اعتقاد سے پڑھا جائے جس طرح کہ بریلوی عقائد واعمال سے ظاہر ہے تو یہ بلاشبہ شرک ہے۔ کیونکہ عقیدہ ''اللھم الحقنی بالرفیق الاعلی'' کے منافی ہے۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''جلاء الافہام'' میں ''صلوۃ وسلام'' پڑھنے کے چالیس سے زائد مقامات ذکر کئے ہیں۔ بالجماع بعض امور کی فہرست بحوالہ فتح الباری مرعاۃ المفاتیح میں بھی موجود ہے۔(1/674) مثلاً تشہد (صحیح البخاری کتاب الاذان باب یتخیر من الدعا بعد التشہد ولیس بواجب (۸۳۵) نماز جنازہ (الحاکم (1/360) رقم (۱۳۳۱) وصححہ علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی عبد الرزاق (۳/٤٨٩) مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت (صححہ الالبانی صحیح ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب ما یقول الرجل عند دخولہ المسجد (٤٦٥) وغیرہ وغیرہ۔

اس سلسلہ میں موضوع سے متعلق کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں تو بیش بہا فوائد حاصل ہوں گے۔ ان شاء اللہ

پھر اخیر میں یہ بھی یاد رہے کہ سائل نے قرآنی آیت کے ترجمے میں درود کے علاوہ ''سلام'' کی نسبت بھی اللہ اور فرشتوں کی طرف کردی ہے۔ یہ

آیت میں ''سلام'' کی نسبت صرف مومنوں کی طرف ہے البتہ درود میں اشتراک ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص263

محدث فتویٰ